# مالٹا سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعدازاں مالٹا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔ امسال مالٹا سے 13 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا جن میں سات عیسائی دوست بھی شامل تھے۔

☆......ایک میڈیکل ڈاکٹر، ان نمدی صاحب جن کا تعلق نائیجیریا سے ہے اور گزشتہ 30 سالوں سے مالٹا میں مقیم ہیں اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ساتھ آئے تھے۔ موصوف نے عرض کیا: میں نے کئی سال قبل اسلام کو سمجھنے کے لئے چھ ماہ کا کورس کیا تھا۔ اس کورس کے بعد یہ محسوس ہوا کہ اسلام ہی وہ جگہ ہے جہاں میں جاسکتا ہوں مگر بعض مسلمانوں کی غلط حرکات اس خوبصورت امیج کو داغدار کر رہی ہیں اور پھر تشویش بھی ہوئی۔ مگر جماعت احمدیہ وہ واحد مسلمان تنظیم ہے جو دین کی خوبصورت تعلیم کو بیان کرتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہے۔ جہاد کی جو تعریف احمدیہ جماعت کرتی ہے اگر تمام مسلمان اس جہاد کو ماننے لگ جائیں تو دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے اور ہر طرف محبت و بھائی چارہ کا بول بالا ہو۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کو رب العالمین مانتی ہے اور یہ نہیں کہتی کہ اللہ تعالیٰ پر صرف مسلمانوں کا حق ہے اور اس بات نے مجھے جماعت احمدیہ کے اور زیادہ قریب کر دیا ہے۔ کہنے لگے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پہلے وحی کرتا تھا، بولتا تھا مگر آج نہیں بولتا وہ غلطی پر ہیں اور احمدیت حق ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔

موصوف نے کہا میں اسلام کے بارہ میں سوالات کے جوابات کی تلاش میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آیا تھا۔ اس جلسہ میں شرکت اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور خصوصاً دوسرے روز غیر مسلموں سے خطاب کے بعد میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اپنے سوالوں کے جوابات مل گئے ہیں۔

موصوف نے کہا: جہاد کی جو تفسیر جماعت احمدیہ کرتی ہے اس سے متعلق ایک کتاب شائع کر کے تمام مسلمانوں کو پڑھانی چاہئے اسی طرح غیر مسلموں کو بھی جہاد کی حقیقت بتانی چاہئے۔ اب میں اپنے حلقہ احباب میں اور مالٹا کے لوگوں کو احمدیت کی خوب دعوت کروں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو احمدیت پیش کر رہی ہے اور یہ اسلام امن و سلامتی کا پیغام ہے۔ اب ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر احمدیت کا پیغام اپنے ملک میں پھیلائیں گے۔

حضور انور کے ساتھ ملاقات کے بعد کہا: آج کا دن ہمارے لئے بہت اہم اور خاص ہے۔ خلیفۃ المسیح یقیناً خدا کے پیارے وجود ہیں اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا خدا سے ایک گہرا تعلق ہے۔ کہنے لگے کہ میں اپنا ہاتھ نہیں دھونا چاہتا کیونکہ اس ہاتھ سے میں نے حضور انور سے مصافحہ کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ زیادہ دیر تک میں اس مصافحہ کا لطف اور برکت حاصل کرسکوں اور میں زیادہ سے زیادہ دیر تک اس ماحول میں رہنا چاہتا ہوں۔ میرے دورے کا مقصد پورا ہوگیا۔ میں بہت خوش ہوں۔ میں بہت خوش نصیب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک عظیم نعمت اور امام سے نوازا ہے۔ کاش کہ مسلمان اور ساری دنیا آپ کی آواز پر لبیک کہنے والی بن جائے۔ آمین

☆......مالٹا سے جلسہ پر تین عیسائی خواتین بھی شامل ہوئی تھیں۔ پہلے دن انہوں نے اپنے مردوں کے ساتھ مردانہ ہال میں جلسہ دیکھا اور دوسرے دن وہ لجنہ مارکی میں گئیں اور پھر سارا دن وہیں گزارا اور مبلغ سلسلہ کو کہنے لگیں: آج آپ نے جو ہمیں خواتین کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع فراہم کیا ہے تو ہمیں وہاں زیادہ مزا آیا ہے اور ہم وہاں پر زیادہ آسانی اور آرام محسوس کرتی رہیں، خواتین کے ساتھ رہ کر ہمیں زیادہ آزادی اور خود اعتمادی کا احساس ہوا اور ہماری خواہش ہے کہ جلسہ کا باقی وقت بھی ہم خواتین کے ساتھ ہی گزاریں۔

حضور انور کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگیں: ہمیں بہت مزہ آیا اور یہ لمحات ہمارے لئے بہت قیمتی تھے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ایک باپ اپنے بچوں سے مخاطب ہے۔ حضور والد کی طرح ہمارے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ بہت عظیم انسان ہیں۔ آج کا دن بہت خاص ہے بہت ہی خاص۔

☆......ایک مہمان ایڈورڈ میلان صاحب کہنے لگے: ہم جلسہ کے ہر لمحہ سے فیضیاب ہوئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ایسے پروگرام ہوتے رہیں تا کہ دنیا کو اسلام کے اصل چہرہ سے متعارف کرایا جاسکے۔ حضور انور کے خطابات سے متعلق کہنے لگے کہ ہمیں حضور کے خطاب سن کر بہت مزا آیا ہے۔ حضور کے خطاب بہت ہی دلچسپ، فکر انگیز، معلوماتی اور وقت کی اہم ضرورت ہیں۔

☆......مالٹا کے وفد میں شامل ایک عیسائی مہمان سرجوستا گنو صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور نے جو روح اور جسم کا باہمی تعلق بیان فرمایا ہے وہ مجھے بہت اچھا لگا۔ میں نے حضور کی تقاریر ریکارڈ بھی کی ہیں تا کہ بعد میں بھی ان سے استفادہ کر سکوں۔ کہنے لگے پہلے میرا اسلام سے متعلق تاثر منفی تھا تاہم اب میرے نظریات بالکل بدل چکے ہیں اور اب میرے دل میں اسلام کی بہت قدر اور عزت ہے۔

☆......پشاور (پاکستان) سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں نے چار ماہ قبل بیعت کی ہے۔ میری عمر 30 سال ہے۔ میں احمدی دوستوں کے ساتھ رہتا تھا۔ وہاں ان کو دیکھ کر، ان کی تبلیغ سے شوق پیدا ہوا اور میں نے جماعتی لٹریچر کا بہت زیادہ مطالعہ کیا۔ مُلّاؤں نے میرے ذہن کو زہریلا کیا ہوا تھا۔ چنانچہ مطالعہ کرنے کے بعد میرا دل مطمئن ہوگیا اور میں نے بیعت کر لی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مُلّا کے پیچھے چلنے کی بجائے عقل استعمال کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکمت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن حکمت سے کام لینا چاہئے۔

مالٹا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ایک بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔